Synopsis Submitted to

Swami Ramanand Teerth Marathwada

University, Nanded (M.S.)

مقالہ برائے تحقیق، پی ایچ۔ڈی

علاقہ حیدرآباد کرناٹک میں جدید اُردو افسانہ نگاری کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

تحقیق کار: **محمد قاسم**

ایم۔اے۔بی۔ایڈ۔ایم۔فل

نگران کار: **ڈاکٹر سردار پاشاہ**

ایم۔اے۔ ایم۔فل۔پی۔ایچ۔ڈی

Topic

ILaqa Hydrabad Karnatak Mein Jadeed Urdu Afsana Nigari ka Taiqeeqi wo Tanqeedi Jaiza

For the Degree of
Doctor of philosophy in Urdu
Under the Faculty of Arts
By

Research Scholar
Md Qasim
(M.A. B.Ed. M. Phil)

Under the Guidance of
Dr. Sardar Pasha
(M.A. M. Phil . Ph. D)

Ex. BOS. Chairman Head & Principal Dept. of Urdu Azad Collage Ausa Dist. Latur

Research Centre:
Swami Ramanand Teerth Marathawada University Nanded

علاقہ حیدرآباد کرناٹک میں جدید اردو افسانہ نگاری کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

تعارف:

علاقہ حیدرآباد کرناٹک میں گلبرگہ کو مرکزی مقام حاصل ہے سیاسی اعتبار سے اور معاشی اعتبار سے بھی اور ساتھ ہی علم وادب کا گہوارہ رہے چکا ہے۔گلبرگہ ریاست کرناٹک کا ایک مشہور شہر ہے جس کا قدیم نام کلبرگی تھا بعد میں گلبرگہ پڑا اور آج وہی نام گلبرگہ سے کلبرگی ہو چکا ہے کلبرگی کے معنٰی سنگ لاخ زمین کے ہیں یہ شہر زمانہ قدیم سے علم وادب کا گہوارہ رہے چکا ہے۔بہمنی سلاطین میں فیروز شاہ بہمنی ایک دانش مند بادشاہ تھا اور وہ کئی زبانیں جانتا تھا وہ فارسی کے علاوہ دکنی میں بھی شعر کہتا تھا۔فارسی میں عروجؔی اور دکنی میں فیروزؔ تخلص کرتا تھا بہمنی دور کے جو ادبی نمونے دستیاب ہیں اُن کا سرمایا بہت محدود ہے ۔خواجہ بندہ نواز گیسودراز فیروز شاہ بہمنی کے عہد میں 1400 ء میں گلبرگہ تشریف لائے خواجہ بندہ نواز گیسودراز کا شمار دکنی کے اولین شعراء میں ہوتا ہے دکنی میں پہلی نعت انُہیں کے قلم سے نمودار ہوئی انھوں نے گیتوں اور چکی ناموں کی صورت میں تصوف کے مسائل کو پیش کیا۔

1956 ء میں جب فضل حق کمیشن قائم کیا گیا اور لسانی بنیادوں کی تقسیم عمل میں آئی جس کے نتیجے میں گلبرگہ،بیدر،اور رائچور کو ریاست میسور میں زم کردیا گیا عرصہ دراز تک گلبرگہ،بیدر،اور رائچور کو عہدِ سلطنت خداداد عہد راجگان میں قدیم اضلاع کی حثیت حاصل رہی جب ریاست میسور کو نیا نام کرناٹک دیا گیا تو گلبرگہ،بیدر،اور رائچور کو اضلاع حیدرآباد کرناٹک کے نام سے موسوم کردیا گیا تا حال ان اضلاع کو علاقہ حیدرآباد کرناٹک کے نام سے ہی مانا اور پہچانا جاتا ہے۔سرسید احمد خان کے تعلیمی تحریک یا شمالی ہند نثر نے اس علاقہ پر کوئی اثر مرتب نہیں کیا البتہ ترقی پسند تحریک کے اثرات یہاں کے شعر وادب پر بہت زیادہ غالب آئے ۔روایتی شعراور نثر اپنی پہچان سے زندہ تھی لیکن ترقی پسند تحریک کے بامقصد نثر و نظم کو جنم دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کے گلبرگہ میں بہت سے نثر نگار جن کا تعلق راست افسانہ نگاری سے تھا ترقی پسند تحریک کے زیر اثر وہ افسانے لکھنے میں مشغول رہے۔

1960ء میں ترقی پسند تحریک کو زوال آیا اور اسی اثناء میں جدیدیت کے نام سے افسانے میں علامت نگاری، ابہام کوئی کو جگہ ملنے لگی جدیدیت کی تحریک دراصل فرانس کے ادیبوں اور شاعروں کی تحریک تھی ۔اس تحریک نے اپنی ذمہ داریوں کے عہدبرآہ ہونے کی بجاء اقرار کو ترجیح دی اور ایسی علامتیں جو ابہام کو بڑھایا ۔ہندوستان میں بھی اس قسم کی افسانہ نگاری کا آغاز ہوا اور اسی اثناء میں "شب خون، سوغات" کے نئے فن کاروں، ادیبوں، شاعروں، اور افسانہ نگاروں کو ترجیح دی جس کے عوض سوغات اور شب خون کے ذریعہ جدیدیت کا آغاز ہوا۔

جدیدیت کے علمبرداروں میں علاقہ حیدرآباد کرناٹک میں دو نام ملک گیر شہرت کے حامل ہو گئے ۔حمید سہروردی، اور دوسرے اکرام باگ ۔ اکرام باگ کا تعلق یوں تو ضلع بیدر کے تعلق بسوا کلیان سے ہے لیکن انہیں گلبرگہ کے افسانہ نگاروں کی فہرست میں شامل کیا جاتا ہے اکرام باگ کے افسانوں کی خصوصیت یہ ھیکہ جیومیٹری کی طرز پر لکھے گئے لیکن حقیقت میں اُن کے افسانوں میں علامتی اور تجریدی چیزیں ملتی ہیں اکرام باگ اور حمید سہروردی کے افسانوں کا تجزیہ علامت نگاری سے ہوتا ہے۔

اکرام باگ نے (کوچ) میں افسانہ نگاری کو ایک موڑ دیا جو علامتی اور تجریدی کہلایا، حمید سہروردی نے بھی افسانوں میں جدیدیت کو جگہ دی اکرام باگ، حمید سہروردی، ریاض قاصدار، بشیر باگ، لطیف حذیں، نجم باگ، بدرمہدی، حامد اکمل، جلیل تنویر، حکیم شاکر، خالد سعید ، وحید انجم، اور کوثر پروین قابل ذکر ہیں ۔

مذکورہ بالہ عنوان جدید افسانہ اور اُس دور میں افسانوں کا تجزیہ کرنا میرے لئے دشوار کن مرحلہ ہے لیکن اس کے باوجود اس عنوان پر تحقیق کرنے کی ٹھانی ہے اور میں نے "علاقہ حیدرآباد کرناٹک میں جدید اردو افسانہ نگاری کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ" کو میں نے مندرجہ ذیل ابواب میں تقسیم کیا ہے

فہرست ابواب

باب اوّل: علاقہ حیدرآباد کرناٹک کا علمی وادبی پس منظر

باب دوّم: ضلع گلبرگہ میں جدید اُردو افسانہ نگاری

باب سوّم: ضلع بیدر میں جدید اُردو افسانہ نگاری

باب چہارّم: ضلع رائچور میں جدید اُردو افسانہ نگاری

باب پنجم: ضلع یادگیر میں جدید اُردو افسانہ نگاری

کتابیات

بابِ اوّل

علاقہ حیدرآباد کرناٹک کا علمی وادبی پس منظر

علاقہ حیدرآباد کرناٹک کا علاقہ اردو کے لئے بہت زرخیز ہے یہاں کی سرزمیں سے کئی شاعر ،ادیب،افسانہ نگار،خاکہ نگار،اورمزاح نگار پیداہوئے اسی سرزمین سے حضرت سید خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی شاعری کا آغاز ہوا اسی سرزمیں سے بڑے بڑے افسانہ نگار پیدا ہوئے ۔حمید سہروردی،اکرام باگ،مجتبی حسین،خاکہ نگارومزاح نگاراسی سرزمیں کی دین ہےاس باب میں علمی وافسانوی نثر کی تحقیق کوموضوع بحث بنانے کی کوشیش کی ہےساتھ ہی ساتھ حیدرآبادکرناٹک کی نثری،اورشعری ارتقاءکوتفصیل سے پیش کرنے کی کوشیش کی ہے جومیرے لئے ایک مشعل راہ ہے

بابِ دوّم

ضلع گلبرگہ میں جدید اُردو افسانہ نگاری

ضلع گلبرگہ علاقہ حیدرآباد کرناٹک کا ایک مرکزی مقام ہے یہاں کی علمی وادبی فضاء کے اثر سے بیدر، رائچور، اوریادگیر کے اضلاع اپنی علمی وادبی کاوشوں کو جلا بخشی اسی شہر کے نشاۃ الثانیہ جو کبھی 1347ء سے لیکر 1422ء تک قائم تھی 1956ء کے بعد وہ دوبارہ قائم ہوئی اور اس پس منظر میں ملک گیر سطح کی ادبی تحرکات کے اثرات سے شہر گلبرگہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہے سکا اس لئے یہاں کے افسانہ نگاروں پر جدیدیت کے اثرات منڈھلاتے رہے اور اسی سرزمیں سے مایاناز افسانہ نگاروں نیا اپنا لوہا منوایا۔

بابِ سوّم

ضلع بیدر میں جدید اُردو افسانہ نگاری:

ضلع بیدر تاریخی اہمیت کا حامل شہر ہے احمد شاہ بہمنی سے لیکر سلطنت بہمنی کے زوال تک یہاں علمی وادبی فضاء قائم تھی ضلع بیدر ریاست کرناٹک کا چھوٹا مگر اہم ضلع ہے جہاں پر عہد بہمنی کی یادگاریں اپنی وہی شان وشوکت سے کھڑی ہیں اور یہاں فخر الدین نظامی نے اردو زبان کا پہلا ادبی فن پارہ مثنوی" کدم راؤ پدم راؤ" تخلیق کر کے اردو زبان کو مالا مال کر دیا ضلع بیدر میں بہ نسبت نثر کے شاعری پر زیادہ توجہ دی گی نثری کرنا مے بہت کم ہیں جہاں افسانہ کا تعلق ہے کچھ ہی افسانہ نگار ایسے ہیں جو افسانہ نگاری میں اپنا لوہا منوایا جن میں اکرام باگ، نام اہم رہا ہے۔اکرام باگ کا پہلا افسانہ "دم افعی" شب خون کے شمارہ 15 میں شائع ہوا اکرام باگ کے بعد ارشاد انجم، خالد سعید، ظہیر احمد خان، یوسف رحیم بیدری، رخسانہ نازنین، ریحانہ بیگم قابل ذکر ہیں

باب چہارم

ضلع رائچور میں جدید اُردو افسانہ نگاری:

یہ ضلع کرشنا اور تنگ بھدرہ جیسی ندیوں کے سنگم پر واقع ہے اس شہر سے حیدرآباد کرناٹک کے بیدر اور گلبرگہ شہروں کو برقی روشنی فراہم کی جاتی ہے جہاں تک علم وادب کا تعلق ہے قدیم دور سے ہی یہ علاقہ کافی بنجر رہا ہے چھوٹی بڑی پہاڑیوں کے دامن مے بسا یہ شہر زمانہ کی عملی وادبی تحرکات سے کوئی اثر قبول نہیں کیا البتہ 1956ء کے بعد خاص چور پر بیسوی دہائی کے آخر میں یہاں افسانہ نگاروں کا رجحان نظر آتا ہے

باب پنجم

ضلع یادگیر میں جدید اردو افسانہ نگاری:

ضلع یادگیر 2010ء تک گلبرگہ کا ایک تعلقہ تھا یہاں کی مال گذاری کو دیکھتے ہوئے یہاں کی عوام اور حکومت نے اسے مستقل ضلع کی حیثیت فراہم کی اس ضلع میں بہت سے ایسے قلم کار ہیں جو گلبرگہ یا دگیر کو گھر آنگن تصور کرتے ہیں لہٰذا گلبرگہ کی علمی و ادبی تحرکات کا سب سے زیادہ اثر ضلع یادگیر پر ہو جدیدیت کی لہر سے گلبرگہ متاثر ہوا اور وہیں یادگیر بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہا یادگیر میں بھی اردو نثر خاص طور جدیدیت کے اثرات کچھ حد تک پائے جاتے ہیں۔